Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

پیر، سوموار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۵ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۲۴ نبوت ۱۳۵۹ ہش ۲۴ نومبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۶۵

پندرھویں صدی میں دنیا تثلیث کی بجائے احد احد کی نداؤں سے گونجنے لگے گی

اس صدی میں نوع انسان امتِ واحدہ بنادی جائیگی اور اسلام کامل طور پر غالب آ جائیگا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے آخری روز حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۹ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ پندرھویں صدی ہجری میں امت مسلمہ میں تکفیر بازی ختم ہو جائیگی۔ حضور نے بڑے یقین اور اعتماد سے فرمایا کہ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ پندرھویں صدی اس کو ختم کر دیگی۔ فرقہ دارانہ تفریق مٹا دی جائیگی۔ اور تمام فرقے اپنے خیالات کو چھوڑ کر ان کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ جن کے پاس اسلام کی خالص اور سچی تصویر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے آخری روز بیس ہزار کے مجمع سے ایک تاریخی خطاب فرما رہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب چودھویں صدی ہجری کا آخری خطاب تھا اور اپنی قوت اور روحانی جذبہ کے لحاظ سے ناقابل فراموش اور یادگار خطاب تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطاب میں پندرھویں صدی میں رونما ہونے والے حالات کا ایک نقشہ کھینچا اور احباب کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بتایا ہے کہ پندرھویں صدی ہجری میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہونگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری روحانی نگاہ دیکھ رہی ہے کہ اسلام کا دشمن بت پرست شرک چھوڑ دیگا۔ اور خود پجاری کے ہاتھ سے بتوں کو توڑ دیا جائے گا۔ اور وہ کروڑوں سینے جن میں شرک کی ظلمت بھری ہوئی ہے۔ وہ شرک سے خالی ہو کر خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ہتھیاروں کی نہ ہمیں ضرورت ہے اور نہ اسلام کو۔ اسلام اپنے نور حسن اور قوت احسان کے ساتھ ان کے دلوں کو خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے گا۔ اور انسانوں میں مُردوں کی پرستش، قبروں کی پرستش اور پیر پرستی اس صدی میں ختم ہو جائیگی۔

حضور نے پُرجلال الفاظ میں فرمایا کہ پندرھویں صدی میں انسانوں کو خدا بنانے کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ اور تثلیث نے جس شدت سے ہماری فضا کو تثلیث تثلیث کی صوتی لہروں سے معمور کیا ہے اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ احد احد کی صدائیں گونجنے لگیں گی۔ احباب کرام اس خوشخبری کو سنکر جوش اور مسرت سے دیوانے ہو گئے۔ اور اجتماع کا پنڈال بیس ہزار افراد کے نعرہ ہائے تکبیر سے گونجنے لگا۔ ان میں سے ایک نعرہ کاسر صلیب زندہ باد بھی تھا۔

حضور نے فرمایا کہ تثلیث کی ان آوازوں کو خاموش کرنے کے لئے تو ایک بلال کافی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو لاکھوں ایسے بیٹے دے گا جن میں بلال کے دل دھڑک رہے ہونگے۔

حضور نے فرمایا پندرھویں صدی میں وہ قومیں جو یہ کہتی ہیں کہ وہ نعوذ باللہ زمین سے خدا کا نام اور آسمانوں سے اس کا وجود مٹا دیں گے۔ ان کی اس ذہنیت کو مٹا دیا جائے گا۔ اور اگر وہ اپنے ہی ہاتھ سے پیدا کردہ موت کے سامانوں کے ذریعہ سے آگ سے نہ جل گئے۔ تو انہیں اسلام کے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود حقیقی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔

حضور نے فرمایا کہ پندرھویں صدی میں دنیا سے بڑائی اور چھوٹے پن کا امتیاز ختم کر دیا جائے گا۔ نہ کوئی چھوٹا ہوگا اور نہ کوئی بڑا سب ایک ہی سطح پر ہونگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے چمٹے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اس صدی میں تکبر کا سر توڑ دیا جائے۔ اور اس کی جگہ عاجزی اور انکساری باہمی اخوت و پیار لے گی۔ لڑائیاں جھگڑے ختم کر کے مسلمان بنیان مرصوص بن جائیں گے اور وہ ایسی مضبوط دیوار ہوں گے کہ شیطان کا ہر وار اس سے ٹکرا کر ختم ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ پندرھویں صدی میں ساری دنیا امت واحدہ بن جائے گی۔ ایک خدا ہوگا۔ ایک رسول ہونگے۔ اور ایک شریعت ہوگی۔ ایک قرآن ہوگا۔ اور ہر نسل اپنے مسائل کا حل قرآن سے ڈھونڈیگی

حضور نے فرمایا کہ قرآن کی عظمت کو پہچانو یہ خدا کا کلام ہے۔ یہ سب اسی نے کہا ہے کہ ایسا ہوگا۔ اور ایسی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند نے بتائی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ ہوگا مگر اس کے لئے ہم کو اور آپ کو قربانیاں

(باقی دیکھیں ص۳ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضور ایدہ اللہ آج صبح نو بجے چند روز کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی آمد تک محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کو امیر مقامی مقرر کیا ہے۔ حضور نے مسجد مبارک ربوہ میں امام الصلوٰۃ کے طور پر بالترتیب محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب، محترم صوفی غلام محمد صاحب، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کو مقرر کیا ہے

احباب کرام التزام سے حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت فلو کے حملہ کے بعد کمزوری کے سبب سے قدرے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

— بزرگوارم مکرم قریشی محمد صادق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ قریباً تین ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین

محمد اسمٰعیل دیالگڑھی ربوہ

— میرے بھانجے عزیزم سلطان احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ نومبر کو تین لڑکیوں کے بعد دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام طارق احمد تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو بابرکت عمر والا، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سلطان احمد پیرکوٹی ربوہ

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

رپورٹ نمبر ۷ بابت ۲ تا ۴ اگست ۱۹۸۰ء (قسط دوم)

اوسلو میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

شہر کے میئر کی طرف سے استقبالیہ تقریب کا اہتمام جملہ اہل شہر کی طرف سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

ناروے کے احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات کے دوران حضور کا درد انگیز و پُر اثر خطاب

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

۳ اگست ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ ناروے کے احباب سے اجتماعی ملاقات کے دوران انہیں جس درد انگیز و پُر اثر خطاب سے نوازا اُس کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

جماعتی کاموں کا جائزہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے پہلے جماعتی عہدیداروں کو مخاطب کر کے جماعتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ مشن ہاؤس اور مسجد کی عالی شان عمارت خریدی جانے کے بعد ۲۵ خدام مسلسل تین ماہ تک روزانہ وقارِ عمل کر کے اس عمارت کے احاطہ کو صاف کرنے۔ اس میں گھاس اور پھولوں کی کیاریاں لگانے اور روشیں وغیرہ بنانے نیز عمارت کی پہلی اور دوسری منزل میں بوسیدہ پلاسٹر کی جگہ نیا پلاسٹر کرنے اور دیواروں اور کھڑکیوں وغیرہ پر رنگ روغن کرنے میں بہت خلوص اور محنت و جانفشانی سے کام کرتے رہے تھے۔ حضور نے اس کام کی تفصیل دریافت کرنے کے بعد اطفال و خدام کی تعداد پوچھی اور یہ معلوم ہونے پر کہ تعداد کم ہے حضور نے اس طرف توجہ دلائی کہ عہدیداروں کا یہ فرض ہے کہ جو خدام سُست ہیں انہیں چُست کریں تا سارے ہی خدام دلی شوق کے ساتھ مجلس کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

بعد ازاں حضور نے سیکرٹری صاحب مال سے چندوں کے حساب کتاب کے بارہ میں دریافت فرمایا اور انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ "ڈبل انٹری سسٹم" کو اپنا لیں اور اس کے مطابق حسب قاعدہ رجسٹر تیار کریں۔ حضور نے فرمایا اس طرح حساب کو ہر لحاظ سے درست رکھنے اور ہر مد کے چندوں کو علیحدہ علیحدہ محسوب کرنے میں سہولت رہے گی اور غلطی کا امکان نہیں رہے گا۔ اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا میرا ارادہ ہے کہ بیرونی مشنوں اور جماعتوں میں باقاعدہ آڈٹ کا نظام قائم کیا جائے۔ پہلے آڈیٹر آکر آپ لوگوں کو ڈبل انٹری سسٹم کے مطابق حساب رکھنا سکھائیں۔ اس کے بعد وہ وقفہ وقفہ سے یورپ کے سارے مشنوں کا حساب آڈٹ کر کے رپورٹ کیا کریں۔

اوسلو کے نئے مشن ہاؤس کی مرمت کا کام

اس کے بعد حضور نے ہدایت فرمائی کہ مشن ہاؤس کی مرمت کا سارا کام ایک ہی وقت میں مکمل کر دیا جائے تاکہ پوری عمارت بیک وقت استعمال میں آسکے۔ اور تربیتی اور تبلیغی پروگرام جلد از جلد شروع کئے جا سکیں اور اس طرح اس عمارت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ حضور نے فرمایا اب تک اس عمارت کی خریداری اور مرمت پر مجموعی لحاظ سے پندرہ لاکھ کرونے خرچ کئے گئے ہیں۔ اس میں سے جو رقم مرمتوں وغیرہ کیلئے مختص ہے اسے جلد استعمال میں لا کر عمارت کو ہر لحاظ سے مکمل کرنا اور اسے پورے طور پر استعمال کے قابل بنانا از بس ضروری ہے۔

اس مرحلہ پر حضور نے دریافت فرمایا کہ ناروے کے احمدیوں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تحت خاص اس مسجد کی خریداری کیلئے کتنی رقم دی ہے۔ حضور کو بتایا گیا کہ اس غرض کیلئے ناروے کے احباب جماعت نے اب تک کل ۲۷ ہزار کرونے ادا کئے ہیں باقی رقم یورپ اور امریکہ کے احمدیوں کے چندوں سے ادا ہوئی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی جماعت یا فرد یہ کرونے یا اس سے زائد کوئی رقم دے کر یہ سمجھنے لگے کہ یہ مشن ہاؤس ہمارا ہو گیا ہے تو اس کا ایسا سمجھنا سراسر غلط ہے۔ ہمیشہ یہی سوچنا، سمجھنا اور کہنا چاہئے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ سب کچھ اسی کا ہے ہمارا کچھ بھی نہیں۔ اس کے سوا کچھ سمجھنا انسان کا ایک دھوکا ہے۔

باہم محبت و پیار سے رہنے کی تلقین

حضور نے احباب جماعت کو باہم محبت و پیار سے رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا باہم لڑنا بالکل نہیں چاہئیے۔ میں نے یہ اعلان کیا ہوا ہے کہ میں جماعت کو لڑنے نہیں دوں گا۔ اگر آپ لوگوں میں سے کسی کو یہ وہم ہے کہ خدا تعالیٰ اُس کو، اس کے پیسے کا، اس کی خدمت کا محتاج ہے تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ کسی کا نیک عمل یا کسی کا پیسہ، کسی کی خدمت اسے جنت میں نہیں پہنچا سکتی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے نیک اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیگا بلکہ جو بھی جنت میں جائیگا خدا کے فضل کے نتیجہ میں جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان ہستی نے خود اپنے بارہ میں فرمایا کہ میں بھی اعمال کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں جنت میں جاؤں گا۔ اب اور کون ہو سکتا ہے جو یہ کہے یا سمجھے کہ مَیں اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں جاؤں گا۔

حضور نے بڑے زوردار الفاظ میں خبردار کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے بھی تم میں سے باہم لڑنے والوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ جو ایسے ہیں انہیں اپنی فکر کرنی چاہئیے اور رب کو اس امر میں کوشاں رہنا چاہئیے کہ ہمارا خاتمہ بالخیر ہو۔ جو اپنی خدمت پر نازاں ہوتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک انتباہ کیا ہے۔ وہ فرماتا ہے:-

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۚ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(الحجرات آیت ۱۸)

یعنی اے رسول! یہ اعراب اپنے اسلام لانے کا تجھ پر احسان جتاتے ہیں۔ تو ان سے کہہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم کو ایمان کی طرف ہدایت دینے کا تم پر احسان رکھتا ہے۔ اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو کہ ایمان لائے ہو تو اس حقیقت کو قبول کرو کہ خدا کا تم پر احسان ہے کہ اُس نے تمہیں ہدایت دی۔

پس یہ خدا تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اُس نے تمہیں جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدمتِ دین کا موقع دیا ہے اور اس لئے دیا ہے کہ تم کو اور تمہاری نسلوں کو اس کا فیض پہنچے۔ باہم محبت و پیار سے رہو اور خدمت کے اس موقع کو جو خدا نے تمہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے غنیمت جانو اور اُس کے عاجز اور شکر گزار بندے بنو۔

افضالِ خداوندی کا ذکر

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہم پر جو اپنے افضال نازل کرتا ہے وہ ہماری سمجھ سے بالا ہیں۔ جماعت میں ہزاروں ان پڑھ دیہاتی عورتیں ایسی ہیں جو دعائیں کرتی ہیں۔ جماعت کیلئے دعائیں کرتی ہیں۔ اپنے ملک کیلئے دعائیں کرتی ہیں۔ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ راتوں کو جاگتی ہیں اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے اور خوابوں کے ذریعہ انہیں ان کے قبول ہونے کی بشارت دیتا ہے۔ ہمارے تو بچوں کو بھی سچے خواب آتے ہیں۔ خدا انہیں انکی عمر اور سمجھ کے مطابق ایک بات بتاتا ہے اور وہ اسی طرح پوری ہو جاتی ہے۔ پھر یہی نہیں۔ خدا تعالیٰ دوسروں پر خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی صداقت آشکار کر رہا ہے۔ شیخوپورہ کے ضلع میں سینکڑوں ہزاروں کو خوابوں کے ذریعہ ہدایت ملی ہے اور وہ جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے افضال جماعت پر ہوتے ہیں اور آپ میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ انہیں اسکی کوئی قدر نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم تو اپنے غصے نکالیں گے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے اور انکی تفصیل بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا ہمارے پاس دنیوی دولت نہیں آسمانی دولت ہے۔ یہاں کے بسنے والوں کا انحصار اپنی زمینی دولت پر ہے اور ہمارا ہر کام اپنے خدا پر ہے۔ ۱۹۷۸ء میں ہی انگلستان کی جماعت کو علاوہ لندن کے انگلستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام کے پانچ مراکز قائم کرنے کی تحریک کی تھی۔ خدا تعالیٰ نے دو سال کے اندر اندر پانچ نئے مشنوں کیلئے مکان خریدوا دیئے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے وہاں کی جماعت کو بہت علاقوں اور ملکوں میں ایسا جذبہ پیدا کیا کہ انہیں مشنوں کے لئے مکان خریدنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح پاکستان میں بھی اللہ تعالیٰ احباب کو قربانیوں کی توفیق عطا کر رہا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے اس سال کے بجٹ میں ۲۸ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ تو مسلسل اپنے فضل نازل کر رہا ہے لیکن ان فضلوں کا مورد بنے رہنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنی اصلاح کریں۔ ہم میں اور دوسروں میں فرق ہونا چاہیئے اور اس لئے ہونا چاہیئے کہ اللہ کا جو سلوک ہم سے ہے اور جو سلوک دوسروں سے ہے اس میں فرق ہے۔ اگر ہم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور ہم بھی انہی کی نقل کرتے ہوئے ان کے طور طریق اپنائیں گے تو پھر خدا تعالیٰ بھی ہم سے وہی سلوک کریگا جو سلوک وہ دوسروں سے کرتا ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عظیم کردار کی بعض جھلکیاں

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

(۲)

قابلِ قدر اور قابلِ عمل اسلامی نمونہ

پس اگر آج کا انسان بھی اپنے دوسرے انسانی بھائیوں سے بلا امتیاز مذہب و ملت اور ذات پات وہ سلوک روا رکھے اور ایسی ہمدردی اور ایثار کا مظاہرہ کرے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دنیا کی عظیم ترین سلطنت کے سربراہ اور خلیفہ ہونے کے باوجود ایک نہایت ادنیٰ بدوی سے کیا تو یقیناً تمام دنیا محبت و اخوت اور امن و سکون سے رہنے لگیں۔

آنجہانی مسٹر گاندھی نے اس سلسلہ میں برِّصغیر ہند کے حکمرانوں کو جو مشورہ دیا وہ درحقیقت اس امر کا اعتراف ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دس سالہ عظیم کردار اور نمونہ دنیا بھر کے حکمرانوں شاہوں اور قومی اور سیاسی لیڈروں کو بزبانِ حال یہ دعوت دے رہا ہے کہ اس کرۂ ارض کی انسانی آبادی آج بھی امن و امان اور چین و سکون اور باہمی پیار و محبت سے رہ سکتی ہے کہ وہ اسلام کی حسین تعلیم اور امن و سلامتی کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفائے راشدین کے اسوۂ حسنہ اور بے مثال کردار پر عمل پیرا ہوں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی جو سب سے پہلا خطبہ ارشاد فرمایا وہ کچھ اس طرح تھا۔

"اے مسلمانو! تمہارے بیت المال میں موجود مال و منال پر کوئی حق جتانے کا میں مجاز نہیں۔ اپنی ذاتی ناگزیر ضروریات کے لئے میں اس میں سے صرف اسی قدر لے سکتا ہوں جس قدر کہ ایک یتیم کے سرپرست کو اس کے مال میں حق ہوتا ہے۔ اگر مجھے کسی چیز کی حاجت نہ ہوئی تو میں تمہارا سربراہ ہونے کی حیثیت سے بیت المال میں سے کچھ بھی معاوضہ نہ لوں گا اور اگر میں تہی دست ہو گیا تو صرف اسی قدر لوں گا جو قوتِ لایموت کے لئے کافی ہو گا۔ تاہم پھر بھی تم مجھ سے باز پُرس کرتے رہنا کہ میں نہ تو بے جا طور پر جمع کروں اور نہ بے جا طور پر خرچ کروں۔"

مالِ غنیمت کی حفاظت

ایک مرتبہ بحرین سے آپ کے زمانہ خلافت کے دوران مالِ غنیمت میں مشک وغیرہ بھی آیا اسے ضرورت مندوں میں انصاف سے تقسیم کرنے کے لئے آپ کو کسی ایسے شخص کی جستجو تھی جو یہ فریضہ نہایت دیانت اور خوش اسلوبی سے ادا کرے۔ یہ دیکھ کر آپ کی بیوی عاتکہ رضی نے اس اہم کام کی انجام دہی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اس پر آپ فرمانے لگے۔

"اے عاتکہ! میں تم کو یہ فریضہ ادا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا، مجھے ڈر ہے کہ تقسیم کرتے وقت مشک کا کچھ حصہ ضرور تمہاری انگلیوں وغیرہ میں لگ جائے گا۔ اور پھر تم اسے اپنے جسم پر مل لوگی جس کے لئے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجھے جواب دہ ہونا پڑے۔"

اسلامی عدل و مساوات کا ٹھیٹھ نمونہ

بنی غسّان کا ایک مشہور سردار جبلہ بن الیہم نامی مسلمان ہو گیا اور حج کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ آیا۔ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران اس کی چادر کا ایک کونہ اتفاقاً اور غیر ارادی طور پر ایک شخص کے پاؤں کے نیچے دب گیا جو بالکل اس کے پیچھے ہی طواف کر رہا تھا۔ اس پر وہ رئیس ایسا مشتعل ہوا کہ اسی وقت موقعہ پر ہی اس نے پلٹ کر اس بے قصور شخص کے منہ پر انتہائی زور سے تھپڑ مارا۔ حالانکہ اس نے عمداً جبلہ کی چادر کا کونہ اپنے پاؤں کے نیچے نہ لیا تھا۔ اس شخص نے بھی ادلے کا بدلہ کے طور پر اسی وقت جبلہ کو تھپڑ رسید کیا۔ جبلہ نے حضرت عمر رضی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی شکایت کی حضرت عمر رضی نے فرمایا۔ تم نے جو کیا اس کی سزا پائی۔ جبلہ نے کہا ہمارے ملک میں اگر کوئی شخص میری ایسی گستاخی کرتا تو قتل کی سزا پاتا۔ حضرت عمر رضی نے جواب دیا۔ بے شک دورِ جاہلیت میں غریبوں کے ساتھ امراء اور سردار ایسا ہی کرتے تھے۔ مگر اب اسلامی دور میں کسی پر کیا ہوا رائی برابر ظلم بھی معاف نہیں کیا جا سکتا خواہ ظلم کرنے والا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام نے اس لحاظ سے امیر غریب سب کو برابر کر دیا ہے۔ اس پر سردار جبلہ اسی رات کے اندھیرے میں مدینہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور کسی عیسائی علاقہ میں جا کر عیسائی ہو گیا۔ اور اس طرح وہ محض ایک تھپڑ کی عار کے ڈر سے سچائی کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے مرتد ہو گیا۔

شراب پینے پر بیٹے کو سزا

تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عمر رضی نے انصاف کرنے میں کبھی کسی کی رعایت نہ کی اور کسی موقعہ پر بھی شاہ و گدا سردار و غلام، امیر و غریب۔ یا اپنے اور بیگانے میں فرق نہیں کیا۔

اسلام کے حکم کے مطابق آپ کا عام اعلان تھا کہ جو کوئی شراب پیئے اس کو اسّی درّے لگائے جائیں ایک بار آپ رضی کے بیٹے ابوشحمہ رضی نے شراب پی تو ان کو بھی مذکورہ بالا سزا دی گئی۔ اور اسّی درّے لگائے گئے۔ حتیٰ کہ آخری ایک دو درّوں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا تاہم درّے پورے کئے گئے

اپنے بارے میں بے مثال انصاف

ایک روز حضرت عمر رضی سرِ شام مدینہ کے ایک بازار سے گزر رہے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ سرِ راہ ایک مرد ایک عورت سے باتیں کر رہا ہے آپ نے یہ دیکھتے ہی اس مرد کے اس زور سے ایک درّہ رسید کیا کہ وہ بلبلا اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اس سے پوچھا کہ

"اجنبی عورت سے تم اس طرح سرِ راہ کیوں محوِ کلام ہو"

وہ بولا۔ "حضرت! یہ تو میری اپنی بیوی ہے" آپ نے فرمایا۔ "پھر بھی اس طرح چوراہے میں لوگوں کے سامنے آپس میں باتیں کرنی اسلامی تمدن کے لحاظ سے ایک نادرست فعل ہے" اس پر اس نے عرض کیا "حضور ہم تو یہاں مسافر ہیں ہمارا اپنا گھر یہاں سے بہت دور ہے۔ اور ہم ابھی ابھی کسی تجارتی کام کی غرض سے یہاں پہنچے ہیں اور آپس میں مشورہ کر رہے تھے۔"

یہ سن کر آپ نے فوراً اپنا درّہ اس مسافر مرد کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا "مجھ سے جلدی میں تم پر زیادتی ہو گئی ہے اس لئے اب تم مجھ سے اسی طرح میرے اسی درّے سے اس کا بدلہ لے لو"

اس شخص نے عرض کیا "حضور میں نے آپ کو معاف کیا" مگر آپ نے پھر اصرار کیا کہ قبل اس کے کہ میں اپنے خدا کے حضور حاضر کیا جاؤں تم مجھ سے ضرور بدلہ لے لو۔ اور آپ بڑے بے چین نظر آنے لگے۔ تاہم اس کے تین بار اپنی مرضی اور خوشی سے یہ کہنے پر کہ "میں نے آپ کو معاف کیا" آپ مطمئن ہو کر آگے بڑھ گئے۔

آپ کا شیطان پر غلبہ اور رعب و دبدبہ

ایک روز حضرت عمر فاروق رضی حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی غرض سے حضور کے درِ دولت پر پہنچے تو آپ کے کانوں میں آواز پڑی جیسے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے گفتگو فرما رہے ہیں۔

آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر حسن پر حضورؐ نے آپ کو اندر طلب فرمالیا۔ آپ اندر داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر مسکراہٹ رقص کر رہی ہے۔ یہ دیکھ کر آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدائے عزوجل حضور کو ہمیشہ خوشیاں اور مسرتیں عطا فرماتا رہے اور ہمیشہ ہنستا ہوا رکھے مگر اس وقت میرے اندر حاضر ہونے پر یہ حضور کی مسکراہٹ کا سبب کیا ہے؟

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا "اے عمر تمہارے آنے سے پہلے میری ازواج مطہراتؓ اپنے گزاروں میں کمی کے شکوے مجھ سے کرتے ہوئے یہ مطالبہ کر رہی تھیں کہ گزارہ میں زیادتی کی جائے۔ لیکن جب انہوں نے تمہارے آنے کی آہٹ سنی تو یکدم وہ سب دبک کر پردہ کے پیچھے ایک طرف جا چھپی ہیں۔ تمہارے آنے پر ان کی یہ کیفیت دیکھ کر ہنسی آگئی ہے۔

پھر حضورؐ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"اے عمر تمہارا دبدبہ حق بھی تو ایسا ہی ہے کہ جس راستے سے تم گذرتے ہو شیطان اس راستے کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔"

آپ کا ایک شرابی کے گھر میں داخلہ

حضرت عمر جہاں شریعت کے نفاذ میں سخت اور احتساب میں تیز اور صحیح معنوں میں منصف اور عادل تھے وہاں بعض لوگ انہیں ٹوک بھی دیا کرتے تھے اور آپ کے بلند مقام اور رتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے بے جھجک طور پر سوال بھی کر لیتے اور احترام کے ساتھ غلطی وغیرہ سے بھی انہیں مطلع کر دیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ رات کو شہر میں گشت کے لئے نکلے تو آپ نے ایک مکان کے اندر سے گانے بجانے کی آواز آتی ہوئی سنی مکان کے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ دروازہ اندر سے بند کیا ہوا ہے آپ نے دستک دی۔ مگر کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ یہ دیکھ کر آپ معہ خادم مکان کی چار دیواری پھاند کر فوراً پہنچ گئے اور آپ نے وہاں دیکھا وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی شراب پی رہا ہے اور ساتھ ایک اجنبی عورت بیٹھی گانے بجانے کا شغل کر رہی ہے۔ یہ دیکھتے ہی آپ غضبناک ہو کر بولے۔

"اے خدا کے دشمن کیا تو نے یہ سمجھا ہے کہ تیرے گناہ چھپے رہیں گے۔"

اس شخص نے فوراً جواب دیا "امیر المومنین میں تو ایک گناہ کا مرتکب ہو رہا ہوں مگر آپ نے تو اس وقت تین گناہ کئے ہیں"

آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے اس شخص نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرآن کریم میں فرمان ہے

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔

کسی کے گھر جاؤ تو دروازہ سے جاؤ۔ مگر آپ دیوار پھاند کر میرے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا۔

دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت نہ داخل ہو اور جب داخل ہو تو سب سے پہلے سلام کرو۔ مگر آپ میرے گھر اچانک بغیر اجازت تشریف لائے اور سلام کرنے کے بغیر مجھ سے جواب طلبی شروع فرما دی ہے اس طرح آپ نے اللہ تعالیٰ کے تین صریح حکموں کی خلاف ورزی فرمائی ہے۔"

اس کا یہ بیان سن کر حضرت عمرؓ ذرا لاجواب سے ہو کر خاموش ہو گئے اور پھر چپ چاپ اس کے گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ چونکہ اس شخص کے دل میں خدا کا ڈر اور اس پر ایمان موجود تھا۔ اسے اپنی بے راہروی اور گمراہی پر ندامت ہو گئی اور چند روز بعد اس نے از خود آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ سے عرض کیا "حضور اس روز جن گناہوں میں آپ نے مجھے ملوث دیکھا تھا۔ اب میں نے صحیح دل سے ان سے توبہ کر لی ہے۔ آئندہ آپ مجھے ہرگز کبھی ایسا نہیں پائیں گے۔" آپ یہ سن کر خوش ہوئے اور اسے ہدایت پر قائم رہنے کی دعائیں دیں۔

ہرقل کے سامنے آپؓ کے اوصاف کا ذکر

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمانوں کا ایک سفیر جب شاہ روم ہرقل کے دربار میں پہنچا جس کے ساتھ بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے تو ملاقات کے دوران شاہ روم نے حضرت عمرؓ کے حالات دریافت کئے کہ وہ کس قسم کے آدمی ہیں۔ اس سوال کے جواب میں صحابہؓ میں سے ایک نے ہرقل کو ایسا برجستہ مختصر اور جامع و مانع جواب دیا کہ وہ حیران رہ گیا۔ انہوں نے کہا ہمارے خلیفہ کی مختصر تعریف یہ ہے کہ

لَا يَخْدَعُ وَلَا يُخْدَعُ

یعنی نہ وہ کسی کو دھوکہ دیتے ہیں اور نہ وہ کسی سے دھوکہ کھاتے ہیں۔

یہ سن کر ہرقل حیران رہ گیا اور اپنے دربار میں موجود ارکان سلطنت سے کہنے لگا بے شک وہ عظیم حکمران ہے۔ کیونکہ جس حکمران میں یہ دو خصوصیتیں ہوں اس کا مقابلہ ساری دنیا نہیں کر سکتی۔

ایک عورت اور اس کے بھوکے بچے

ایک شب حسب معمول حضرت عمرؓ لوگوں کا حال معلوم کرنے کے لئے نکلے اور چلتے چلتے مدینہ سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر ایک مقام پر جا پہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکا رہی ہے اور اس کے بچے رو رہے ہیں۔ آپؓ نے یہ منظر دیکھا تو وہاں ٹھہر گئے اور اس عورت سے اس کا حال دریافت کرنے لگے۔ عورت کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس نے سسکیاں لیتے ہوئے بیان کیا کہ تین روز سے مجھے اور میرے ان بچوں کو کھانے کو کچھ نہیں ملا ہے اس لئے میں نے ان بچوں کو بہلانے کے لئے ہنڈیا میں صرف پانی ڈال کر آگ پر رکھی ہوئی ہے تاکہ بچے سمجھیں کہ ان کے لئے کھانا پک رہا ہے۔

یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ فوراً واپس تشریف لے گئے اور بیت المال سے کچھ آٹا گھی اور کھجوریں وغیرہ لے کر بوری میں رکھیں اور اپنے غلام اسلم سے فرمایا "لو اسلم اب اس بوری کو میری پیٹھ پر رکھ دو" اس پر آپ کے اس غلام نے عرض کیا "آپ تکلیف نہ کیجئے یہ بوری میں اٹھا کر آپ کے ساتھ مقام مقصود تک لے چلتا ہوں۔ مگر حضرت عمرؓ اس پر رضامند نہ ہوئے کہ اس بوری کو وہ اٹھائے اور غلام سے کہنے لگے "اے اسلم قیامت کے دن تم میرا بوجھ نہیں اٹھا سکو گے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس بوری کو میں خود اٹھا کر اس مصیبت زدہ خاتون کے پاس لے جاؤں۔ کیونکہ بطور سربراہ قوم یہ میری ذمہ داری ہے کہ اسلامی سلطنت میں کوئی شخص بھوکا نہ رہے

اس کے بعد آپ نے وہ بوری اٹھا لی اور اسی وقت اس عورت کے پاس پہنچے اور خود دیکھا ہے بلکہ بیٹھ کر جلدی سے کھانا پکانے میں اس کی مدد کی۔ اور پھر اپنے ہاتھ سے بچوں کو کھلایا۔ جب بچے سیر شکم ہو کر کھا چکے تو وہ بہت خوش ہوئے اور اچھلنے کودنے لگے۔ اس پر عورت آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگی۔ "مسلمانوں کے خلیفہ اور امیر المومنین ہونے کے لائق تو آپ ہیں نہ کہ عمرؓ جسے پتہ نہیں کہ اس کی رعایا میں کئی لوگ بھوکے مر رہے ہیں تاہم جب اسے پتہ لگا کہ آپ ہی حضرت عمرؓ ہیں۔ تو اپنے الفاظ میں ندامت محسوس کرتے ہوئے بہت ڈرنے لگی مگر حضرت عمرؓ نے اسے تسلی دی اور یقین دلایا کہ اب انشاء اللہ۔ اس پر ایسی تنگی کا وقت نہیں آئے گا۔ اور وہ اس کا اور اس کے بچوں کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت عمر فاروقؓ کی مدح میں فرماتے ہیں:۔

اِمَامُ اُنَاسٍ فِیْ بِجَادٍ مُّرَقَّعٍ
مَلِیْکُ دِیَارٍ فِیْ کِسَاءٍ مُّغَبَّرٍ

آپ پیوند شدہ دھاری دار چادر میں لوگوں کے امام تھے اور غبار آلود چادر میں ملکوں کے بادشاہ۔

مَآثِرُہٗ مَمْلُوْءَۃٌ فِیْ دَفَاتِرٍ
فَضَائِلُہٗ اَجْلٰی کَبَدْرٍ اَنْوَرٍ

آپ کے اخلاق حمیدہ سے دفتر پر ہیں آپ کے فضائل بدر انور سے زیادہ روشن ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھویں صدی کے آخری دو گھنٹے
امام ذوالقرنین
گل پاشی

٭ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۶ویں سالانہ اجتماع کا آخری دن چودھویں صدی کا آخری دن تھا۔ چودھویں صدی ختم ہونے میں قریباً دو گھنٹے باقی تھے کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مقام اجتماع میں داخل ہوئی۔

٭ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیاہ رنگ کی گاڑی جونہی مقام اجتماع کے سجے ہوئے گیٹ میں داخل ہوئی تو لاؤڈ سپیکر سے دھیمی آواز میں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا ورد شروع ہوا پنڈال میں بیٹھے ہوئے قریباً بیس ہزار خدام دھیمی آواز میں یہ ورد دہرا رہے تھے۔

٭ مقام اجتماع میں داخل ہوتے ہی سڑک کے دونوں اطراف کھڑے ہوئے خدام نے حضور کی کار پر پھول برسائے۔ پھولوں کی ان پتیوں کی تعداد اس قدر تھی کہ حضور کی کار کی چھت اور بونٹ ان سے مکمل طور پر لد گئے اور صرف شیشوں کی جگہ باقی رہ گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب کار سے باہر تشریف لائے اس وقت بھی حضور پر گل پاشی کی گئی

٭ پنڈال سے باہر مجلس عاملہ مرکزیہ خدام الاحمدیہ کے ارکان کے علاوہ قائدین علاقہ و اضلاع بھی حضور ایدہ اللہ کے استقبال اور مصافحہ کیلئے موجود تھے جنہوں نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

٭ حضور کی آمد پر سٹیج سے مندرجہ ذیل نعرے لگائے گئے۔ یہ نعرہ دو دفعہ لگایا گیا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، خاتم الانبیاء زندہ باد (یہ نعرہ تین دفعہ لگایا گیا) اسلام زندہ باد انسانیت زندہ باد الامام المہدی زندہ باد احمدیت زندہ باد۔ ناصر الدین زندہ باد۔ فاتح الدین زندہ باد، نافلہ موعود زندہ باد، جماعت کا سفیر زندہ باد۔ اس کے علاوہ خانہ کعبہ پائندہ باد کا نعرہ بلند کیا گیا۔

٭ اس تقریب میں تلاوت قرآن مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم تعلیم مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی اور نظم مکرم مغفور احمد صاحب نے پڑھی انہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اشعار

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے محسن مرے پیارے مرے پروردگار

خوش الحانی سے پڑھکر سنائے۔

٭ تلاوت قرآن کریم کے فوراً بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ سے ان کا عہد دہروایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے
آخری اجلاس
کے کوائف

٭ صدر مجلس محترم محمود احمد صاحب کے دو مساجد تعمیر کرنے کے اعلان کے بعد محترم ثاقب زیروی صاحب نے اپنے مخصوص لحن میں اپنی تازہ نظم بعنوان "ہم جس کے ہیں خدام" سنائی ان کی نظم نہایت پر تاثیر تھی اور بار بار اس جوش سے احباب نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے تھے کہ ثاقب صاحب کو نظم پڑھنی دشوار ہو رہی تھی ان کے مندرجہ ذیل اشعار پر بہت داد و تحسین دی گئی

تثلیث کے ایواں میں تزلزل ہوا برپا
کیا چیز ہے اک مرد قلندر کی نگہ بھی
اسپین پہ لہرا دیا توحید کا پرچم
اللہ کے گھر کی وہاں ڈالی ہے بنا بھی

اس شعر پر احباب نے جوش مسرت سے فاتح سپین زندہ باد کے نعرے لگائے جب انہوں نے مندرجہ ذیل شعر پڑھا تو احباب کے دل کی گہرائیوں سے آمین کی صدا بلند ہوئی۔ اور کئی احباب چشم پُرآب ہو گئے وہ شعر یہ تھا

دائم رہے ہر سر پہ یہ شفقت کا سایہ
دل شکر سے لبریز ہے مصروف دعا بھی۔

٭ ثاقب صاحب کی نظم ختم ہونے کے بعد اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب شروع کرنے سے قبل ایک بار پھر بیس ہزار افراد کا پنڈال پرجوش نعروں سے گونج اٹھا چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مائیک پر تشریف لانے کے بعد اور تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

"نعرے آپ کافی لگا چکے ہیں اس وقت آپ غور سے میری باتیں سنیں"

حضور کے ارشاد پر خاموشی چھا گئی۔

٭ حضور نے فرمایا کہ چودھویں صدی کا مجدد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو بنا کر بھیجا گیا۔ اور آپ آخری ہزار سال کے لیے بھی امام آخر الزمان ہیں۔ لیکن چونکہ انسانی فطرت کچھ عرصہ کے بعد تجدد چاہتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ خلافت کو جاری کیا جو کہ ہمیشہ جاری رہیگا انشاء اللہ

٭ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ ارشاد سنایا کہ اگر کوئی مر کر واپس آ سکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اسطرح پُر ہے جیسی طرح سمندر قطرات سے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے تخمینہ میں یہ عرصہ دو سو سال ہے۔

٭ اس تقریر کے دوران سٹیج سے جو خاص نعرہ بار بار لگایا گیا وہ "امام ذوالقرنین زندہ باد" تھا یعنی سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور خلافت کے ابتدائی پندرہ سال چودھویں صدی میں گذرے ہیں۔ اور اسی دور خلافت میں پندرھویں صدی ہجری شروع ہو گئی ہے جو کہ غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ انشاء اللہ

٭ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب تین بجکر ۵۵ منٹ پر شروع ہوا اور چار بجکر ۴۸ منٹ پر ختم ہوا۔ اس طرح سے حضور نے ۵۳ منٹ تک خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور پھر حضور نے دعائیں دیتے ہوئے فرمایا

اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے
جہاں کہیں رہیں جہاں بھی جائیں اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے
اور ذہنوں میں جلا پیدا کرے آمین

اس کے بعد حضور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع میں بیس (۲۰) ہزار افراد کی حاضری
۳۶ ویں تاریخ ساز اجتماع میں قریباً سو فیصد مجالس کی نمائندگی ہوئی
۲۷ اضلاع سے ۱۲۱۵ خدام سائیکلوں پر اجتماع میں شرکت کرنے تشریف لائے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا تاریخ ساز ۳۶واں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی سے یادگار رہنے والی یادوں کے ساتھ ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو ختم ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس اجتماع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر کے وقت کل حاضری ۱۸ سے ۲۰ ہزار تک رہی اس لحاظ سے حاضری کے اعتبار سے بھی یہ اجتماع تاریخی رہا مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع چودھویں صدی کی آخری یادگار تقریب تھی

اس میں مجلس خدام الاحمدیہ کی کل ۷۸۲ مجالس میں سے ۷۷۱ مجالس کے نمائندگان شامل تھے۔ جبکہ پچھلے سال ۷۴۴ مجالس کی نمائندگی تھی اس سال اس لحاظ سے قریباً سو فیصد حاضری رہی۔

یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اجتماع میں سو فیصد مجالس کی نمائندگی ہونی چاہیئے دعا ہے کہ خدام کو حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی توفیق ملے آمین۔

اس سال سائیکل سوار خدام کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا پچھلے سال ۲۱ اضلاع سے سائیکل سوار خدام آئے جبکہ اس سال ۲۷ اضلاع سے خدام سائیکلوں پر اجتماع میں شامل ہوئے پچھلے سال کل سائیکل سوار خدام کی تعداد ۸۰۲ تھی جبکہ اس سال ۱۲۱۵ خدام سائیکلوں پر آئے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی منعقد ہوا اسمیں پچھلے سال ۱۸۵ مجالس کی نمائندگی تھی۔ امسال بھی یہ تعداد ۱۸۵ ہی رہی۔ پچھلے سال کل اطفال کی تعداد ۲۹۳۶ تھی جبکہ امسال یہ تعداد ۳۳۰۴ تھی

ہر دو اجتماع ۷۔۸ اور ۹ نبوت ۱۳۵۹ بمطابق ۷-۸-۹ نومبر ۱۹۸۰ کو منعقد ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں پہلی دفعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین دفعہ اجتماع سے خطاب فرمایا۔

حضور کی آخری تقریر براہ راست لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں بھی سنائی گئی اس اجتماع کی یہ بھی ایک غیر معمولی خصوصیت تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے موقع پر کام کرنے کیلئے

(نام پیش کریں)

جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی خدمت کرنے اور جلسہ سالانہ کے انتظامات میں ہاتھ بٹانے کیلئے اپنا نام پیش کریں۔

لیکن اپنا نام بھجواتے وقت اپنی عمر اور تعلیم بھی لکھیں تا اس کے مطابق ڈیوٹی لگائی جا سکے نیز یہ بھی کس تاریخ کو اندازاً آپ پہنچیں گی اور قیام کہاں ہوگا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

۱۔ مکرمہ امۃ الرحیم شاہدہ صاحبہ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ نے درخواست دی کہ میرے خاوند مکرم چوہدری محمد علی صاحب ظفر وفات پاگئے ہیں قطعہ 16/8 واقع محلہ دارالصدر ربوہ میں سے ۱۰ مرلہ میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میں سے میرے خاوند مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کیے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۱۔ لیاقت علی طاہر صاحب ۲۔ شوکت علی صاحب ۳۔ سلیم احمد صاحب ۴۔ وسیم احمد صاحب پسران ۵۔ زاہدہ ظفر صاحبہ ۶۔ ساجدہ ظفر صاحبہ ۷۔ خالدہ ظفر صاحبہ دختران۔

نہ تو مرحوم موصی تھے اور نہ ہی وارثان میں سے کوئی موصی ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ میں سے میرے خاوند مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم غفور احمد صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب، والد بشیر محمد صاحب وفات پاگئے ہیں قطعہ 19/20 واقع محلہ دارالنصر ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کا کوئی اور وارث نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکور میرے نام منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرمائیں

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۵۔ خاکسار کو بائیں کندھے پر چوٹ لگی ہے علاج معالجہ کے باوجود ابھی تکلیف باقی ہے احباب سے کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے نیز خاکسار کو ایک مقدمہ میں بھی ملوث کر دیا گیا ہے جو بالکل بے بنیاد ہے اس مقدمہ سے باعزت براءت کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں (صوفی عبدالغفور صدر جماعت احمدیہ نصیر آباد نزد ربوہ)

۶۔ میرے ایک چچازاد بھائی کی کار چوری ہو گئی ہے جسکے نتیجہ میں انہیں بہت سی پریشانیوں کا سامنا ہے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اس نقصان کی احسن رنگ میں تلافی فرما دے اور میرے بھائی صاحب کو پریشانیوں سے نجات دے کر پرامن اور بابرکت مستقبل سے نوازے آمین۔ (شبیر احمد وکیل المال اول)

۷۔ میرے ایک دوست سید مومن خان صاحب آف شورکوٹ ضلع جھنگ دماغی مرض میں مبتلا ہوئے ہیں جس کی وجہ سے گھر والوں کو تشویش ہے اسی طرح ان کی والدہ صاحبہ بھی لو بلڈ پریشر کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہوگئی ہیں گو اب افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے احباب جماعت سے دونوں کی کامل شفا یابی کیلئے درخواست دعا ہے

(نصیر احمد تنویر ربوہ)

ضروری اعلان

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر مندرجہ ذیل گم شدہ اشیاء دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں موصول ہوئی ہیں جن احباب کی ہوں وہ دفتر سے حاصل فرما لیں۔

موصول شدہ اشیاء

۱۔ بڑے رومال ۲ عدد
۲۔ چھوٹے رومال ۴ عدد
۳۔ ٹوپی پرانی ۱ عدد
۴۔ عینک نظر کی ۱ عدد
۵۔ دوپٹہ ململ ۱ عدد
۶ کچھ نقدی ملی ہے

گمشدگی

مبلغ [illegible] روپے ایک دوست کے اجتماع کے موقعہ پر گم ہوگئے ہیں اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں اطلاع فرما کر مشکور فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۔ محترمہ سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ عرف لال پری اہلیہ مکرم خان میر خان صاحب افغان سابق باڈی گارڈ حضرت المصلح موعود بعمر ۸۱ سال ۱۱ رنومبر ۱۹۸۰ء کو بوقت سوا نو بجے شب بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ اپنے والدین کے ساتھ صغر سنی میں کابل سے قادیان آئی تھیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات کے بعد بینائی جاتی رہی۔ اب عرصہ سے مختلف عوارض اور کبر سنی کی وجہ سے صاحب فراش تھیں۔ وفات کے دوسرے دن ۱۲ رنومبر ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ (سید سجاد احمد دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۲۔ مرزا خورشید انور صاحب ابن مرزا خوشی محمد صاحب مورخہ ۶ رنومبر بروز جمعرات بوقت پونے دو بجے دوپہر اچانک گیس سلنڈر پھٹ جانیکی وجہ سے وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے

(عبدالحمید بٹ طارق منزل نادووال ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری چچازاد بہن اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ محمودہ سلطانہ محسن فیصل آباد گذشتہ تین ماہ سے لیحاظہ یرقان بیمار ہیں اور تین ہفتوں سے پرائیویٹ کمرہ نمبر ۱ سول ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ شافی مطلق عزیزہ کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب کی بے چینی کو اپنے فضل و رحم سے دور فرمائے۔ آمین۔ (شیخ خادم حسین 46/4 دارالرحمت شرقی ربوہ)

۲۔ خاکسار نہایت ادب کے ساتھ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نئی صدی اور خدام الاحمدیہ کے نئے سال میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کو اپنے فضل سے بہت نمایاں اور مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو عاجزانہ راہوں پر چلائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

(نذیر احمد خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر 184/7R ضلع بہاولنگر)

۳۔ خاکسار کے ماموں زاد بھائی کو کار کے حادثہ کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرشید تبسم کارکن وقف جدید)

۴۔ خاکسار کے داماد عزیزم اقبال احمد زیدی سلمہ کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں اب کراچی کے ڈاکٹروں نے جگر میں رسولی تشخیص کی ہے اور آپریشن کا مشورہ دیا ہے چنانچہ جلد ہی آپریشن ہوگا احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور انہیں جلد شفا کلی عطا ہو۔ نیز خاکسار بھی کافی دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے۔ خاکسار کیلئے بھی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شفا کلی دے اور آخرت بخیر فرمائے۔

(شریف احمد صدیقی کیو دی علومی دارالیمن شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۲۸:-

میں مولوی محمد سلیم ولد برکت علی قوم کھوکھر پیشہ مزدوری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۷۸ء ساکن ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

محمد سلیم ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد:- بشیر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب مربی سلسلہ۔
گواہ شد:- طارق صفدر سیکرٹری مال ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۴۵۲۹:-

میں فاروق احمد ولد منشی نور حسین صاحب قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال بیعت جنوری ۱۹۶۶ء ساکن کینال پارک مرید کے ضلع شیخوپورہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) جمشید پولٹری فارم کے نام سے والد صاحب نے مرغی خانہ کھول دیا ہے جس میں میرا حصہ ۱/۴ ہے جس کی تقریباً اس وقت -/۵۰۰۰ روپے قیمت ہے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مرغی خانہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- فاروق احمد ولد منشی نور حسین صاحب محلہ کینال پارک منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ
گواہ شد:- ماسٹر مشتاق احمد زعیم انصار اللہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد:- مرزا عبدالکریم قائد خدام الاحمدیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۴۵۳۰:-

میں حسین بی بی بیوہ نور محمد صاحب قوم مانگٹ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر -/۳۲ روپے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک از اولاد مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- حسین بی بی بیوہ نور محمد صاحب مانگٹ اونچہ۔
گواہ شد:- افضل خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگٹ اونچہ۔
گواہ شد:- نور محمد سیکرٹری امور عامہ مانگٹ اونچہ۔

مسل نمبر ۲۴۵۳۱:-

میں محمد عظیم ولد قاسم علی قوم کھوکھر پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۷۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد عظیم ولد قاسم علی ساکن حمید کالونی [illegible] گل روڈ ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد:- شعبان احمد نسیم ولد محمد شریف گوجرانوالہ۔
گواہ شد:- محمد شریف صاحب ولد عبداللہ صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ۔

دعائے نعم البدل

ہماری جماعت کے ایک رکن مکرم عبدالواحد صاحب پروفیسر سچل سرمست کالج نواب شاہ کی پہلی بچی عزیزہ بشریٰ نمبروڈ ماہ ۸۰-۱۴ کو اچانک وفات پاگئی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

عزیزہ مرحومہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب لاکھاروڈ ضلع نواب شاہ کی پوتی اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کراچی کی نواسی تھی

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے آمین

(شیخ محمد نعیم مربی سلسلہ
نواب شاہ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی اور لاطینی امریکہ میں دو۲ مساجد تعمیر کرے گی

حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت منصوبے کی منظوری عنایت فرمادی

یورپ، امریکہ اور کینیڈا کے خدام کے ذریعہ پندرھویں صدی کے آغاز پر خدام الاحمدیہ کا نذرانہ

ربوہ ۹ نبوت / نومبر۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے اعلان کیا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ آئندہ دو سال میں اٹلی اور لاطینی امریکہ میں دو مساجد تعمیر کرائے گی۔ محترم صدر صاحب نے یہ اعلان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۶ ویں اجتماع کے آخری روز حضور کے خطاب سے قبل کیا۔ انہوں نے کہا کہ چودھویں صدی میں ملنے والی برکات کے نتیجہ میں پندرھویں صدی کے آغاز پر مجلس خدام الاحمدیہ ان دو مساجد کا نذرانہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مساجد امریکہ، کینیڈا اور یورپ کے خدام کے ذریعہ تعمیر کروائی جائیں گی۔ صدر صاحب نے اعلان کیا کہ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازا ہے اور خدام الاحمدیہ کو ان مساجد کی تعمیر کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ محترم محمود صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو بروقت مکمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اعلان پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا

"اللہ تعالیٰ مبارک کرے"

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

دینی پڑیں گی۔ اس لئے

آؤ آج عہد کریں کہ پندرھویں صدی جو انقلاب لانا چاہتی ہے اس کو برپا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ جو بھی قربانی مانگے گا وہ ہم اس کی راہ میں دیں گے

ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں۔ ہم موسےٰ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تو اور تیرا خدا لڑے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے آغاز میں حضرت امام مہدی کے مقام اور چودھویں صدی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ اس صدی میں بہت سی تکلیف دہ باتیں بھی دیکھنی پڑیں۔ لیکن ان سب کے مقابل پر ہمیں موعود مہدی مل گئے۔ اور ان کی برکتیں اور رحمتیں امت محمدیہ میں اگلے ایک ہزار سال تک جاری رہیں گی

اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے لکھا ہے کہ دنیا کی عمر میں اب ایک ہزار سال باقی رہ گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مہدی کو صرف چودھویں صدی کا امام و خلیفہ ہی نہیں بنایا بلکہ آخری ہزار سال کے لئے امام آخر الزمان بنا کر بھیجا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمہارے اور تمہاری نسلوں کے دل محمدؐ کے لئے جیت لئے جائیں گے۔ اور اگر تم اس وقت نہ ہوئے تو تمہاری اولادیں ہوں گی جو مانیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہدی کے مقام کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ مہدی کا مقام ایک تو اس وجہ سے بہت عظمت رکھتا ہے کہ امت محمدیہ کے کروڑہا افراد میں سے صرف اور صرف مہدی کے لئے اللہ تعالیٰ نے وہ پیار سلام بھیجا ہے، جو کسی اور کو نہیں ملا۔ دوسرے مہدی کا یہ مقام ہے کہ وہ دین جو تمام قوموں کی طرف بھیجا گیا تھا اس کو کامل اور مکمل غلبہ قرآنی آیت

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

کے مطابق مہدی کے وقت میں ہونا ہے۔ اور امت محمدیہ کے تمام مفسرین اس پر متفق ہیں کہ اس آیت قرآنی میں جس عالمگیر غلبۂ اسلام کا ذکر ہے۔ وہ مہدی کے زمانہ میں ہونا مقدر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اندلس میں اسلام کا غلبہ آنے کے بعد ایک بار یہ علاقہ مفتوح ہو جائے گا۔ اور بڑی تباہی آئے گی۔ پھر مغرب کی طرف سے مہدی وہاں پہنچے گا۔ اور مہدی کا آنا اس عالمگیر اسلامی انقلاب کی ابتدا ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ احادیث میں یہ بات بڑے تواتر سے اور بار بار آئی ہے کہ مسیح مہدی اور اس کے اصحاب کو آگ سے بچایا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ائمہ اسلام کے متعدد حوالہ جات پڑھ کر سنائے جس میں مہدی کی آمد اور اس کے بلند مقام کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ مہدی کے وقت میں دنیا اسلام کے نور سے پوری طرح بھر جائے گی۔ اس کے ماننے والوں کی زبردست کثرت ہوگی۔ اور یہ غلبہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک دوسری صدی کے اختتام تک یہ تمام وعدے پورے ہو جائیں گے۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی وہ پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں جن میں احمدیت کے غلبہ کا ذکر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس طرح سے پندرھویں صدی اسلام کو غالب کرنے کی صدی ہے۔ اس لئے آپ لوگ ہنستے مسکراتے قربانیاں دیتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تاریخی خطاب لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں براہ راست سنایا گیا۔

درخواست دعا

خاکسار کے نسبتی بھائی عبدالوہاب قمر ابن مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازیخان کے پتے کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد عثمان کارکن دفتر امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ — ربوہ

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لئے

KIDNEY STONE COURSE

COLIC CURE TABS — درد گردہ کے فوری آرام کیلئے

COLIC CURE CAPS — درد گردہ سے مستقل شفا کیلئے

CALCULI DROPS — پتھریوں کو تحلیل کر کے خارج کرنے کے لئے

دو ہفتہ کا کورس قیمت ۔/۷۰ روپے

۴۰ روزہ مکمل کورس ۔/۱۵۷ روپے ڈاک خرچ ۵ روپے

کیور ڈیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پبلک لمیٹڈ

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

ایک نادر موقعہ

برانڈرتھ روڈ (نشتر روڈ) جو کہ ہارڈ ویئر ہر قسم کے پٹہ جات۔ وی بیلٹس۔ پینٹ۔ بجلی کے ہر قسم کے سامان۔ الیکٹرک موٹرز۔ ڈیزل انجن۔ سینٹری فٹنگ ہر قسم کے پائپ اور اس کی فٹنگ۔ ٹولز۔ بال بیرنگ۔ فلور ملز اور رائس ملز کی پاکستان بھر میں واحد مارکیٹ ہے۔ چند ایک دکانیں نہایت باموقعہ مارکیٹ میں مالکانہ حقوق کے لئے موجود ہیں۔ فوری طور پر بنگال ٹیکسٹائل واقعہ ۴۶ نشتر روڈ پر رابطہ قائم کریں۔ اور اپنی دکان ریزرو کروالیں۔

خواجہ محمد شریف ۴۶ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور

فون ۶۵۵۱۳ / ۵۵۲۳۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴